70
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۶ محرم ۱۳۹۵ھ ٭ ۲۹ صلح ۱۳۵۴ہش ٭ ۲۹ جنوری ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل سے گردن میں تکلیف ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مامورینِ الٰہی کے دِل میں مخلوقِ خدا کیلئے بے پناہ اور بے اندازہ ہمدردی ہوتی ہے

وہ اِس قدر ہمدردی کرتے ہیں کہ دوسروں کی خاطر اپنے آپکو خطرہ میں ڈال لیتے ہیں حتیٰ کہ جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے

”یہ بھی یاد رکھو کہ جس چیز سے انسان نفرت کرتا ہے وہی اس کو دیتا ہے اور جس کی طرف بھاگتا ہے اس سے محروم کیا جاتا ہے۔ انبیاء و رُسل کا گروہ ہرگز ہرگز اپنی جاہ و حشمت کو نہیں چاہتے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مصالح کی بناء پر انہیں عطا کرتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گزرے ہیں اور اس لحاظ سے ان سب کو گویا ایک ہی سمجھو کیونکہ سب کے ساتھ ایک ہی معاملہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے کسی ایک کو بھی ذلیل اور خوار نہیں کیا اِسلئے کہ اُن کی ذِلّت اللہ تعالیٰ کی ذِلّت ہے (تعالیٰ شانہٗ) جو لوگ ان کے خلاف کرتے ہیں اور مخلوق کو عظمت دیتے ہیں گویا اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی ردا مخلوق کو پہناتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مردود ہوتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء و رُسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہلِ دُنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دِل میں اِس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود انکی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس میں فرمایا ہے کہ تُو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اِس قدر ہمّ و غم نہ کر۔ اس غم میں شاید تُو اپنی جان ہی دیدے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمدردی مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔ اِس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اَور میں نہیں پایا جاتا یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔

مخلوق تو انہیں کاذب اور مُفتری کہتی ہے اور وہ مخلوق کے لئے مرتے ہیں یقیناً یاد رکھو کہ یہ ہمدردی والدین میں بھی نہیں ہوتی اِس لئے کہ وہ جب دیکھتے ہیں کہ اولاد سرکش اور نافرمان ہے یا اَور نقص اس میں پاتے ہیں مگر انبیاء و رُسل کی یہ عادت نہیں ہوتی وہ مخلوق کو دیکھتے ہیں کہ اُن پر حملہ کرتی اور ستاتی ہے لیکن وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کے لئے اِس قدر دعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل میں ایک پیاس لگا دی تھی کہ لوگ مسلمان ہوں اور خدائے واحد کے پرستار ہوں۔“ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۰، صفحہ ۸۱)

جماعتِ احمدیہ غانا کی ۴۹ ویں سالانہ کانفرنس

۱۲ ہزار احمدی احباب کی شرکت

مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جماعتہائے احمدیہ غانا کی ۴۹ ویں سالانہ کانفرنس سالٹ پانڈ میں منعقد ہوئی۔ بارہ ہزار کے قریب احمدی شریک ہوئے۔ بائیس ہزار سیڈیز چندہ جمع ہوا جو گزشتہ سال سے دُگنا ہے، الحمدللہ

کانفرنس میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشاورت ۱۹۳۸ء میں فرمایا:۔

”آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔۔۔ وہ لوگ جو دس فی صدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔“

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۸ء)

مخلصینِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ازراہِ کرم حسبِ شرح چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظرِ بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش

نافرمانی سے بچنے کی بنیادی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ازمنۂ گزشتہ کی جن نافرمان قوموں اور انکے عبرتناک انجام کا ذکر کیا ہے ہرچند کہ وہ مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی قومیں تھیں تاہم ان کے طرزِ عمل میں ایک قسم کی یکسانیت پائی جاتی تھی اسی لئے انہیں یکساں انجام سے دوچار ہونا پڑا۔

جہاں تک ان بدقسمت اقوام کے طرزِ عمل میں یکسانیت کا تعلق ہے وہ اِس امر سے بھی ظاہر ہے کہ ان سب اقوام نے ایک نہ ایک مامور من اللہ کو جسے خدا تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے بھیجا تھا ماننے اور اس کی لائی ہوئی تعلیم کو قبول کرنے اور اس پر ایمان لانے سے انکار کیا۔ لیکن ان پر آنے والے عذابوں کا سبب محض مامور من اللہ اور اس کے پیغام کا انکار نہ تھا کیونکہ محض انکار پر خدا تعالیٰ لوگوں کو اِس دُنیا میں صفحۂ ہستی سے نابود کرنے والے عذاب کا مورد نہیں بناتا بلکہ اِس جرم کی سزا کو اُس نے آخرت پر اُٹھا رکھا ہے۔ اِس کا مؤاخذہ اگلے جہان میں ہوگا۔ البتہ وہ اقوام عذابِ الٰہی کا مورد اس لئے بنیں کہ (۱) وہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی مرتکب ہوئیں (۲) وہ بداِیوں میں ملوث تھیں (۳) انہوں نے ظلم اور فساد کا بازار گرم کر رکھا تھا (۴) انہوں نے مامور من اللہ اور اُس پر ایمان لانے والے غریب اور بے زر اور بے زور لوگوں کے ساتھ اہانت اور استہزاء کا سلوک روا رکھا اور انہیں ہر قسم کی اذیتیں پہنچا کر انسانیت سوز مظالم کا نشانہ بنایا اور اس طرح فساد فی الارض کی مرتکب ہوئیں (۵) انہوں نے مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کو پیغامِ حق کی اشاعت سے روکا اور ان کی راہ میں طرح طرح کے روڑے اٹکائے (۶) انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی کھُلی کھُلی نافرمانی کی (۷) جب مامور من اللہ نے انہیں آنے والے عذاب سے ڈراتے ہوئے توبہ اور استغفار کو لازم پکڑنے کی نصیحت کی تو انہوں نے اُس عذاب کا بھی مذاق اڑایا اور استغفار اور توبہ کرنا تو کجا اُلٹا استہزاء کے رنگ میں مومنوں کو یہ طعنے دیئے کہ کہاں ہے وہ موعودہ عذاب اور وہ کیوں نہیں آتا؟ (۸) چنانچہ جب وہ اپنی ناشکریوں، بداعمالیوں، ظلم و فساد، اہانت و استہزاء، پیغامِ حق کی اشاعت پر پابندیوں اور عذاب کے مطالبہ میں حد سے بڑھ گئے تو خدا تعالیٰ نے ان پر انتہائی دردناک عذاب نازل کر کے انہیں صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا۔

ایسی ہی نافرمان قوموں میں سے ایک ثمود نامی قوم بھی تھی۔ اس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُس کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ جب انہوں نے پیغامِ حق لوگوں تک پہنچایا اور انہیں حق و صداقت قبول کرنے کی طرف دعوت دی تو انہوں نے بعینہٖ وہی طرزِ عمل اختیار کیا جو اُن سے پہلے رونما ہونے والی نافرمان قوموں کا طرۂ امتیاز رہا تھا۔ انہوں نے صرف یہی نہیں کہ حضرت صالح اور ان کے پیغام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ انہیں پیغامِ حق کی اشاعت سے باز رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ خدائی حکم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے اُس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں جس پر سوار ہو کر حضرت صالح علیہ السلام دُور دُور تک تبلیغ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے ظالمانہ اور انتہائی قابلِ اعتراض طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ
اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ
اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ○ (هود آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ اور ثمود کی طرف (ہم نے) ان کے بھائی صالح کو بھیجا تھا۔ اس نے (انہیں) کہا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اُسی نے تمہیں زمین سے اٹھایا (اور بلندی بخشی) اور اس میں تمہیں آباد کیا۔ اِس لئے تم اُس سے (اپنے گناہوں اور بُرے کاموں کی) بخشش طلب کرو اور اُس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا ربّ یقیناً قریب ہے (اور دعائیں) قبول کرنے والا ہے۔

اس پر انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اے صالح تجھے تو ہم بہت عقل و دانش اور فہم و فراست والا سمجھتے تھے اور ہم نے آئندہ ترقی کیلئے تجھ سے بہت کچھ امیدیں وابستہ کی ہوئی تھیں تجھے یہ کیا سوجھی ہے کہ تُو نے ہمیں اُس چیز کی عبادت سے ہی روکنا شروع کر دیا جس کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں ہم تو تیری بات کبھی نہیں مانیں گے (ھود آیت ۶۳) پھر جب اُن قلیل التعداد اور کمزور لوگوں نے جو حضرت صالح پر ایمان لے آئے تھے اپنی قوم کی اکثریت کو حق کی طرف دعوت دی تو انہوں نے اُن سے بھی یہی کہا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ (الاعراف آیت ۷۷) جس تعلیم پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اُس کے منکر ہی رہیں گے۔ پھر انہوں نے صرف انکار پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ حضرت صالح کی زور و شور سے مخالفت شروع کر دی اور لگے اس امر کی کوشش کرنے کہ وہ اپنا پیغام دوسروں تک نہ پہنچا سکیں اور فساد فی الارض پر تُل گئے۔ انہوں نے اُس اُونٹنی کو جس پر سوار ہو کر حضرت صالح دُور دُور جا کر پیغامِ حق کی اشاعت کا فریضہ ادا کرتے تھے مار ڈالنے کا منصوبہ بنایا۔ اِس پر حضرت صالح نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ
رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ
غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ○ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا
تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابٌ قَرِيْبٌ ○ (ھود آیات ۶۴، ۶۵)

ترجمہ:۔ اے میری قوم! بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر قائم ہوں اور اس نے مجھے اپنی جناب سے رحمت عطا فرمائی ہو اسکے باوجود میں اُسکی نافرمانی کروں تو کون اللہ کے خلاف میری مدد کریگا۔ تم لوگ (اپنی بات منوا کر) مجھے تباہی میں ڈالنے کے سوا اور کسی بات میں نہیں بڑھاؤ گے اور اے میری قوم! یہ اُونٹنی وہ ہے جسے اللہ نے تمہارے لئے ایک نشان بنایا ہے اس لئے تم اسے آزاد پھرنے دو تاکہ یہ اللہ کی زمین پر چلے پھرے اور کھائے پیئے۔ تم اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں ایک جلد آنے والا عذاب آپکڑے گا۔

انہوں نے حضرت صالح کی اس نصیحت پر کان نہ دھرا اور اُس اُونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور لگے اِترا اِترا کر کہنے کہاں ہے وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا تھا ہم تو اُسی طرح مزہ سے رہ رہے اور کھا پی رہے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس دیدہ دلیری اور ناعاقبت اندیشانہ بیہودگی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ (الاعراف آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ پھر انہوں نے (جوش میں آکر) اُونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ (اسی پر بس نہیں بلکہ انہوں نے) کہا اے صالح جس عذاب کا تُو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تُو سچا رسول ہے تو اُسے ہم پر لا کر دکھا۔

اُن کی اس شوخی اور گستاخی کا جو نتیجہ ہوا اللہ تعالیٰ اُس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ○ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ (ھود آیت ۶۸، ۶۹)

ترجمہ:۔ اور جو ظالم تھے اُنہیں ہولناک آواز نے پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں (اس عذاب کی وجہ سے) زمین سے چمٹے ہوئے ہو گئے۔ گویا وہ اس مُلک میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔

قرآن مجید میں ایک اور جگہ مذکور ہے کہ وہ ہولناک آواز جو اُنہیں پیوندِ زمین کرنے کا موجب بنی دراصل ایک قیامت خیز زلزلہ کی گڑگڑاہٹ تھی اور قوم ثمود اُس بربادی افگن زلزلہ کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ○ (الاعراف آیت ۷۹)

ترجمہ:۔ اُن (یعنی قوم ثمود کے افراد) کو زلزلہ نے پکڑ لیا اور وہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

71

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین اور روحانیت

(محترم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ - لاہور)

گزشتہ مضمون میں بتا چکا ہوں کہ چین کے خمیر میں روحانیت رچی بسی ہے۔ چین کے پس منظر میں بادیان مذاہب کی تعلیمات ہیں۔ لوک کہانیوں میں بھی اس کی جھلک نظر آتی ہے۔ چین کے محبوب راہنما ماؤزے تنگ لوک کہانیوں اور کہاوتوں کے ماہر ہیں۔ ان کا ایک مضمون ہے۔

"بیوقوف بوڑھا، جس نے پہاڑوں کو ہٹا دیا"

اس عنوان سے وہ لکھتے ہیں:-

"ایک قدیم چینی فرضی کہانی ہے جو مذکورہ عنوان سے مشہور ہے۔ یہ کہانی ایک بوڑھے آدمی کا حال بیان کرتی ہے جو بہت پہلے شمالی چین میں رہتا تھا اور جسے لوگ "شمالی پہاڑ کا بیوقوف بوڑھا" کہتے تھے۔ اس کے گھر کا رخ جنوب کی طرف تھا اور اس کے دروازے کے سامنے دو بڑی چوٹیاں تائی ہانگ اور وانگ راستہ روکے کھڑی تھیں۔ اس نے بڑے عزم کے ساتھ کدال سے ان پہاڑوں کو کھودنے میں اپنے بیٹوں کی راہنمائی کی۔ ایک اور بوڑھے آدمی نے جو کہ عقلمند بوڑھا کہلاتا تھا انہیں دیکھا اور مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ "تم کس قدر بیوقوفی کا کام کر رہے ہو! تم چند لوگوں کے لئے ان دو بڑے پہاڑوں کو کھودنا بالکل ناممکن ہے"۔ بیوقوف بوڑھے نے جواب دیا کہ "جب میں مر جاؤں گا تو میرے بیٹے اس کام کو جاری رکھیں گے۔ جب وہ مر جائینگے تو میرے پوتے ہوں گے اور پھر ان کے بیٹے اور پوتے باقی رہ جائیں گے۔ جب وہ مر جائیں گے تو ان کے پوتے ہوں گے اور پھر ان کے بیٹے اور پوتے باقی رہ جائیں گے اور اس طرح یہ لامتناہی سلسلہ چلتا رہے گا اور یہ پہاڑ جتنے اونچے ہیں اس سے زیادہ اونچے نہیں ہو سکتے اور ہم جتنا کھودیں گے اتنے ہی یہ نیچے ہو جائیں گے۔ ہم انہیں کیوں نہیں صاف کر سکتے؟" عقلمند بوڑھے کے غلط نظریے کی تردید کرنے کے بعد اپنے یقین میں متزلزل ہوئے بغیر وہ ہر روز کھدائی کرتا رہا۔ اس پر خدا کو ترس آگیا اور اس نے دو فرشتے نیچے بھیج دیئے جو پہاڑوں کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لے گئے۔"

یہ کہانی بیان کرنے کے بعد ماؤزے تنگ لکھتے ہیں:-

"آج چینی عوام بھی دو بڑے بڑے پہاڑوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ ایک سامراج ہے اور دوسرا جاگیرداری۔ ہم بھی خدا کے دل کو متاثر کریں گے۔ ہمارا خدا سارے چینی عوام کے سوا اور کوئی نہیں۔ اگر وہ اٹھ کھڑے ہوں اور ہمارے ساتھ مل کر کھدائی کریں تو یہ دو پہاڑ کیسے صاف نہیں کئے جا سکتے؟"

(صدر ماؤزے تنگ کے اقوال صفحہ ۲۴۶-۲۴۸)

(۲)

ماؤزے تنگ کے جواب میں مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ کوئی بھی مادی اقتصادی نظام پائیدار نہیں ہو سکتا۔ تہذیب انسانی کی چھ ہزار سالہ تاریخ میں بہت سے نظام رائج ہوئے اور بدل گئے۔ سوسائٹی کے ارتقاء پذیر ہونے کے ساتھ دنیوی نظام بھی بدلتے رہتے ہیں جس طرح بچپن سے بڑھاپے تک ملبوسات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر ہر علاقے کا اپنا مزاج ہے اور اس کے مطابق نظام۔ ان دنیوی نظاموں سے ہمیں غرض نہیں ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ "صرف روٹی سے انسان زندہ نہیں ہوتا۔ روحانی غذا کے بغیر سیری ناممکن ہے۔ آج چین میں کنفیوشس کے خلاف ایک باقاعدہ مہم جاری ہے۔ کیوں؟ چینی معاشرہ میں کنفیوشس کی تعلیمات کی خوشبو بسی ہوئی ہے جس میں احکم الحاکمین آسمانی آقا کی محبت شامل ہے۔ ربع صدی کے تجربے کے بعد سوسائٹی کو ایک خلا محسوس ہوا۔ لوگ اپنے راہبر کنفیوشس کی طرف لوٹے۔ اس خطرناک "رجعت پسندی" کو بھانپ لیا گیا اور کنفیوشس کی محبت سے دلوں کو پاک کرنے کی تحریک شروع کر دی گئی۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ "پہاڑوں کو ہٹانے" والا نظام، صرف قرآن اور اسلام کا روحانی نظام ہے۔ دنیوی پہاڑ آپ اکھاڑ پھینکیں گے لیکن پائیدار امن آپ کہاں سے لائیں گے؟ ایک ایٹمی طاقت کی جگہ دوسری طاقت کے ابھرنے سے کیا دنیا میں امن قائم ہو جائے گا؟ دنیا میں عالمگیر پائیدار امن صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے اگر آپ خدا تعالیٰ کے دامن عاطفت میں آجائیں، شیطانی پہاڑوں کو اپنے راستہ سے ہٹا دیں۔ پہاڑوں کو چلانے والی قوت صرف اور صرف قرآن عظیم میں ہے۔ اسلام کے روحانی نظام میں ہے۔ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ میں اس بے پناہ روحانی جوہری قوت کا ذکر ہے۔ تفصیل سورہ رعد کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بیان کر چکے ہیں۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۴۱۹-۴۲۱ ملاحظہ ہو)

بارہا قرآن کے روحانی نظام کا تجربہ ہو چکا ہے۔ قیصر و کسریٰ کے پہاڑ، پھر منگول پہاڑ کس طرح سرمہ بن گئے۔ منگول نسل کے لوگ اسلام میں جذب ہو گئے۔ اسلام کے روحانی نظام نے مادیت کے پہاڑوں کو ہٹا کر اسلام یعنی امن کو لانا ہے۔ یہ خدائی تقدیر ہے جسے کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ چین کا پیدا کردہ انقلاب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پہلا حصہ ہے۔ ابھی دو حصے باقی ہیں اس کا انتظار کریں۔ جہاں ماؤ کا یہ قول صحیح ہے کہ:-

"انسانیت کی تاریخ ایک مسلسل ارتقاء کی تاریخ ہے۔ یہ عمل کبھی ختم نہ ہوگا"

وہاں یہ حقیقت بھی اٹل ہے کہ کسی ایک طاقت کے تسلط سے "امن" قائم نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے انقلابات خدائی سکیموں کے مطابق ہو رہے ہیں۔ دنیا کا مستقبل اسلام کے روحانی نظام سے وابستہ ہے۔ یہ قطعاً لازم نہیں کہ آپ "رجعت پسندی" کا طعنہ دیں بلکہ ایک "مادری" آفاقی انقلابی نظام ہے۔ نظام نو۔ جو رحمۃ للعالمین کے قدموں کے سایہ میں پروان چڑھے گا۔ چینی نوشتوں میں ارتقاء روحانی کے اس آخری نقطہ کی خبر دی گئی ہے۔ کنفیوشس نے بھی کہا ہے کہ ایک دور صلح و خیر آئے گا۔

(۳)

بادیان مذاہب نے اس عہد زریں کی پیشگوئی کی ہے۔ بادیان مذاہب اور ان کی تعلیمات پر مشتمل ایک کتاب حال ہی میں امریکہ میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا نام ہے

TRANSFORMING LIGHT— THE LIVING HERITAGE OF WORLD RELEGIONS

اس کتاب میں لکھا ہے کہ مسائل حاضرہ کا حل یہی ہے کہ ایک عالمگیر برادری کا قیام عمل میں آئے جس کا وعدہ صحف سابقہ میں موجود ہے۔

زرتشت نے کہا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سب لوگ ایک زبان ہو جائینگے اور دنیا کی ایک شریعت ہو جائے گی۔

ہندوؤں کے ہاں بھی ایک عالمگیر دور کا ذکر ملتا ہے۔

عبرانی صحائف میں ہے کہ آخری زمانہ میں خدا کا ایک قانون نافذ العمل ہوگا۔ کوئی قوم دوسری قوم پر تلوار نہیں اٹھائیگی اور خدا کی زندہ شریعت کے ذریعہ ایک آفاقی امن قائم ہو جائے گا۔ بدھ صحائف میں ہے کہ اس دور میں ایک نئی دنیا ابھرے گی۔

کنفیوشس کہتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ عالمگیر اتحاد، انصاف اور اخوت و محبت کا مظاہرہ ہوگا۔ اسلام نے بھی اس دور صلح و خیر کی خبر دی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا میں بکورو کے مقام پر قائم شدہ

نصرت جہاں احمدیہ کلینک کے آغاز کی دلچسپ روداد

از مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب ابن ڈاکٹر قاضی منیر احمد صاحب لاہور

(۲)

بوکورو کلینک فروری ۱۹۷۲ء میں عارضی طور پر ایک کرایہ کی بلڈنگ میں شروع کی گئی تھی بلڈنگ کے اگلے کمرے بطور کلینک استعمال ہوتے تھے اور پچھواڑے اپنی رہائش تھی۔ عمارت بوسیدہ تھی اور بالکل ناکافی۔ یہاں تک کہ دروازے اور کھڑکیاں بھی ہم نے خود جا کر نصب کئے "بوکورو" کا موسم کچھ اس قسم کا ہوتا ہے کہ چھ مہینے بارش اور چھ مہینے خشکی ہوتی ہے۔

بارش کے مہینوں میں چھتیں اتنی زیادہ ٹپکتیں کہ کمروں میں ٹخنوں تک پانی ٹھہر جاتا۔ کئی دفعہ رات کا بیشتر حصہ جاگ کر گذارنا پڑتا تاکہ بچوں کو کہیں ٹھنڈ وغیرہ نہ لگ جائے۔

جب بھی ہمارے یہاں کیا پاکستانی اور کیا انگریز ہمارے گھر میں تشریف لائے اور ہمیں ان حالات میں دیکھتے تو حیرانی سے پوچھتے کہ آپ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ ہمارے چہروں کی بشاشت ان خیالات اور احساسات کی آئینہ دار ہوتی کہ ہماری مٹی میں احمدیت کا خمیر ہے۔ اس طرح رہنا اور ان حالات میں کام کرنا ہمارے لئے فخر اور خوشی کا باعث ہے اور حقیقتاً ہمیں "بوکورو" میں گذارا ہوا وقت ساری عمر یاد رہے گا۔ اس روحانی خوشی کی لذت ہمیشہ دل کے پاس رہے گی۔

ہم اپنے حالات کی بہتری کے لئے اور کلینک کی بہتر کارکردگی کے لئے ہمیشہ دعاگو رہے اور زبان پر کبھی کسی ملال کا اظہار بھی نہ آیا۔ میری اہلیہ اس ضمن میں بہت ثابت قدم رہیں اور بہت خندہ پیشانی سے مہمان نوازی سرانجام دیتی رہیں۔

بوکورو کے علاقے میں ٹن مائنز (Tin Mines) پھیلی ہوئی ہیں اور بہت پرانی انگریز مائننگ (Mining) کمپنیاں تقریباً اسی نوے سال سے کام کر رہی ہیں۔

ان کے جنرل منیجر اور بڑے بڑے افسر بھی آہستہ آہستہ احمدیہ کلینک بوکورو کے زیر سایہ آگئے اور خاکسار کی عزت افزائی کی کہ اپنا میڈیکل Consultant (کنسلٹنٹ) مقرر کیا۔

ایک دن ایسے ہی ایک بہت بڑی مائننگ کمپنی کے منیجر کی بیوی اپنے بچے کو دکھانے آئی بچے کو دکھانے کے بعد اس نے میری اہلیہ کو ملنے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ چنانچہ اس نے کچھ وقت ہمارے پاس گذارا۔ اور چلی گئیں۔ چند دن گذرے ہوں گے کہ وہ اور اس کا خاوند آگئے اور کہنے لگے۔ کہ جس قربانی کے جذبے سے آپ لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کا ہم پہ بہت اثر ہوا ہے ہم نے گھر جا کر سوچا کہ جہاں آپ لوگوں کی اتنی مدد کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی آپ کے لئے کچھ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی Tin Mining Estate (ٹن مائننگ اسٹیٹ) میں سے ایک سجے سجائے بنگلہ کی چابیاں ہمیں تھما دیں۔"

اب ہم نے کلینک کی مستقل جگہ کے لئے زمین کی کوشش شروع کی۔

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کس قدر کٹھن مراحل میں سے ہم گذرے ہوں گے قدم قدم پر مشکلیں پہاڑ کی صورت اختیار کر جاتیں اتنا دل برداشتہ ہو جاتے کہ بے اختیار کہہ اٹھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر راہی کا ہے اور وہی ہماری مشکلیں آسان کرے۔

سو محض اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور فضلوں کی بدولت ہمیں اس ریاست کی شاہراہ پر [illegible] ایکڑ کے قریب نہایت موزوں جگہ پر زمین کا ٹکڑا مل گیا۔

نائیجیریا سے چلنے سے پہلے امیر صاحب کی خواہش کے مطابق اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اجازت کے ساتھ احمدیہ کلینک بوکورو کا سنگ بنیاد دعاؤں کے ساتھ رکھا گیا۔

اور آجکل احمدیہ کلینک بوکورو اپنی عمارت میں منتقل ہو چکی ہے

جب بھی نائیجیریا کے تاثرات دوہراتا ہوں تو چند باتیں ذہن میں خاص طور پر ابھرتی ہیں۔ نصرت جہاں سکیم عیسائیوں کے ہسپتالوں کے مقابلے میں جتنے محدود وسائل سے شروع ہوئی اور اس کے مقابلہ جس قدر شاندار نتائج نکلے ہیں۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس سکیم کو چلایا اور کامیاب بنایا ہے۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ مرحومہ بیگم چوہدری دوست محمد خان مرحوم کا ذکر خیر

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری

محترمہ سردار بیگم صاحبہ بیگم چوہدری دوست محمد صاحب ایم اے مرحوم صدر لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ ضلع لائل پور ایک مختصر بیماری کے بعد لاہور میں ۱۶ جنوری ۱۹۷۵ء کو فوت ہوگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نے اکیس سال کی عمر میں ۱۹۳۲ء میں احمدیت قبول کی۔ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں ان کے خاوند محترم چوہدری دوست محمد خان صاحب ایم اے مختلف مقامات پر ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر رہے ہیں۔ وہ علم دوست شخص تھے اور انہیں مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اگرچہ وہ عمر کے آخری حصہ میں خود فرقہ لاہور میں شامل ہوگئے تھے مگر ان کی بیگم صاحبہ نہایت پُرجوش احمدی اور نظام خلافت سے وابستہ رہیں۔ گھر میں مذہبی بحث کا سلسلہ جاری رہتا تھا مرحومہ کو غیر مبائعین کے اعتراضات اور ان کے جوابات کے بارے میں بہت معلومات حاصل تھیں اس سلسلہ میں انہوں نے بارہا چوہدری صاحب کے سوالات کے متعلق مجھ سے زبانی اور تحریری طور پر دریافت کیا اور پھر نہایت مدلل طور پر خود ان سے گفتگو کرتی تھیں چوہدری دوست محمد خان صاحب مرحوم سے میں نے براہ راست بھی کئی مرتبہ گفتگو کی۔ وہ ایک شریف انسان تھے۔ وہ معاند غیر مبائعین کے رویہ سے نالاں رہتے تھے۔ انہیں اختلاف ضرور تھا مگر وہ اختلاف بدزبانی یا مخاصمت کا موجب نہ بنتا۔ البتہ اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ مرحومہ کو تحقیق کے نتیجہ میں اپنے مسلک کے بارے میں پوری بصیرت حاصل ہوگئی اور انہوں نے اپنی اولاد کی نہایت اچھے رنگ میں تربیت کی اور انہیں اعتقادی اور عملی طور پر احمدیت کے فدائی بنا دیا۔ مرحومہ کی یہ نیکی ان کے لئے بڑے اجر و ثواب کا موجب ہوگی۔ ان کے بچے اور بچی سب ہونہار ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔

مرحومہ نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد لمبے عرصہ تک عمر پائی انہوں نے یہ سارا زمانہ مستورات کی تعلیم و تربیت میں صرف کیا پاکستان بننے کے بعد وہ جڑانوالہ میں اقامت پذیر ہوئیں اور وہاں کی لجنہ اماء اللہ کی صدر مقرر ہوئیں بڑے خلوص اور جوش سے خدمت دین بجالاتی رہیں۔ بہت دعائیں کرنے والی خاتون تھیں گذشتہ سال کے دورِ ابتلاء میں الحاح و ابتہال سے دعا کرتی تھیں۔ خلیفہ وقت ایدہ اللہ بنصرہ اور خاندان سلسلہ ان کی دعاؤں کا مرکزی نقطہ ہوتے تھے مجھے تو انہوں نے اپنا بھائی قرار دے رکھا تھا جب بھی ربوہ آتیں تو ہمارے ہاں ضرور آتیں۔ میرے بچوں سے بہت پیار کرتیں۔ ان کے لئے دعائیں کرتی تھیں۔ مجھے اپنی بیٹی اہلیہ چوہدری عبدالوحید خان صاحب لاہور اور اپنے بیٹے ڈاکٹر عزیز اعجاز احمد صاحب فخر آف امریکہ اور دوسرے بچوں کے لئے دعا کے لئے ہمیشہ تاکید کرتی رہتی تھیں۔ دعاؤں پر انہیں بڑا یقین تھا اور احمدیت کے شاندار مستقبل پر ان کا ایمان چٹان کی طرح مضبوط تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین

درخواست دعا

خاکسار کی طبیعت کافی عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے اور کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(منشی محمد اسمٰعیل از چنیوٹ)

72
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتۂ وصولی

۵ تبلیغ (فروری) تا ۱۲ تبلیغ (فروری)

جملہ قائدین و دیگر عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ پانچ فروری تا ۱۲ فروری ہفتہ وصولی منانے کا اہتمام فرمائیں۔ اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے بقایاجات مکمل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ الفرقان کا تازہ ترین شمارہ

ماہِ جنوری کا رسالہ الفرقان جملہ خریداروں کو بھیجا جا چکا ہے جن احباب کا چندہ ختم تھا ان کے نام رسالہ بذریعہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب وی پی وصول کر لیں گے۔ یہ شمارہ ایک خاص پرچہ ہے۔ سورۃ الزلزال کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بروقت انتباہ کا بھی ذکر ہوا ہے۔ فتنۂ تکفیر کا واقعاتی جائزہ اور خاص شذرات قارئین کی توجہ کو جذب کرنے والے ہیں۔ منظومات والا حصہ بھی خصوصیت سے پڑھا جانے والا ہے۔ مدیر المنبر کے اتہام کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ رسالہ ضرور مطالعہ فرمائیں۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے۔ (منیجر الفرقان ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

ہمارے دفتر تعلیم القرآن نظارت اصلاح و ارشاد کے کلرک عزیزم مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ابن چوہدری محمد علی صاحب آف رنگو ننگل ضلع شیخوپورہ کا نکاح مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۴ء کو مکرمہ پروین اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب نائب صوبیدار (ریٹائرڈ) ساکن کرنیل والا چک ۱۳/۲ ضلع لائل پور کے ساتھ دو ہزار حق مہر پر مکرم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ ہوئی۔ احباب کرام سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ابوالعطاء جالندھری)

۲۔ مسجد نور راولپنڈی میں ۶ دسمبر ۱۹۷۴ء کو مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد نے مکرم محمد احمد صاحب رضوان ہاشمی کا نکاح میری بھانجی عزیزہ امۃ الرشید بنت محترم حکیم محمد احسن خان صاحب کوہاٹی بازار سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب کرے۔ آمین

(ریاض احمد صدر حلقہ شیخ بھاٹہ راولپنڈی)

دُعائے نعم البدل

مکرم برادرم محمد یوسف صاحب (قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن) کے دو بچے نبیلہ بعمر ۳ ۱/۲ سال اور محمد زبیر بعمر ۱ ۱/۲ سال مورخہ ۲۰ جنوری اور ۲۳ جنوری کو بعارضہ نمونیہ و خسرہ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یکے بعد دیگرے دو بچوں کی وفات والدین کیلئے شدید صدمہ کا موجب بنا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ مکان ۲/۴-۱ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند چوہدری محمد بوٹا صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات بمع مکان ۲/۴-۱ واقع محلہ دار الرحمت غربی رقبہ ایک کنال الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) چوہدری مبارک احمد صاحب۔ (۲) چوہدری نسیم احمد صاحب (۳) چوہدری ناصر احمد صاحب (۴) چوہدری سعید احمد صاحب (۵) چوہدری داؤد احمد صاحب (۶) چوہدری سخی احمد صاحب (۷) چوہدری مسعود احمد صاحب پسران مرحوم (۸) مبارکہ مسعودہ صاحبہ (۹) ناصرہ ظہور صاحبہ (۱۰) نسیمہ صادقہ صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹس مذکورہ بالا بمع مکان مرحوم کے تمام وارثان میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۸/۱/۷۵ بروز بدھ پانچواں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اور حضور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام شمس الاسلام تجویز فرمایا ہے۔

نومولود چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم غوث گڑھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نواسہ ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دُعا فرماویں۔

(عبد السلام ولد چوہدری بشیر احمد صاحب غوث گڑھی احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ)

چین اور روحانیت بقیہ صفحہ ۳

یہ سب حوالے اس کتاب کے دو مصنفوں نے دیئے ہیں ان کے نزدیک وحدت نسل انسانی کے خواب کی یہ تعبیر ہے کہ ہادیانِ مذاہب والی عالمگیر برادری قائم ہو جائے کتاب کے آخر میں ہے:۔

"انسانیت ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی منتظر ہے۔ انسان کے بنائے ہوئے عقیدوں نے سوسائٹی میں تفریق ڈالی دی۔ آسمانی قانون متحد کرتا ہے۔ انسانی قانون کہتا ہے کہ میرے پیغمبر نے ہمیشہ کے لئے وحی و الہام پر مہر لگا دی۔ خدا دوبارہ نہیں بولے گا۔ جیسے اس نے موسیٰ سے کلام کیا۔ محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے باتیں کیں، مسیحا کو مخاطب کیا، اب نہیں ہوگا۔ اب کوئی کنفیوشش کی جبلی اور فطری حکمت کا حائل نہیں ہو سکتا۔ بدھا کی طرح گیان کی روشنی نہیں پا سکتا۔ آسمانی قانون کہتا ہے کہ تم خدا پہ حد بندی نہیں لگا سکتے اوتار کا تقاضا ہے کہ صلحاء دُنیا میں آتے رہیں تاکہ روحانیت اور نبوت کا تسلسل قائم رہے۔ یہ شاندار نظریہ گیتا، قرآن اور بائیبل کا ہے"۔

مختصر یہ کہ دنیا کا مستقبل ہادیانِ مذاہب کے پیغام اور اسلام کے روحانی نظام سے وابستہ ہے۔

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(مسیح موعودؑ)

درخواست ہائے دُعا

• برادرم شیخ ظفر اللہ خاں صاحب ولد محترم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آف کوٹ مومن مالی مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔

(امین الدین طاہر بیت المال آمد ربوہ)

• خاکسار جلسہ سالانہ کے بعد سے کھانسی اور بخار میں مبتلا ہے۔ میرے بچوں کا بھی یہی حال ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت سے نوازے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ ریاض احمد چوہدری

صدر جماعت احمدیہ حلقہ مغل آباد راولپنڈی

• میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحکیم صاحبہ گذشتہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (مرزا رفیق احمد خان عابد عابدی ٹیلیفون ریونیو آفس مری روڈ راولپنڈی)

نور کا جل ربوہ کا مشہور عالم تحفہ۔ سُرمہ خورشید آنکھوں کیلئے مفید سُرمہ۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۵۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے عزیزو اور دوستو اپنی کمزوری رفع کرنے کیلئے کثرت سے استغفار و لاحول پڑھو

دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تمہاری ربوبیت کرے تا کہ تم آئندہ نسلوں کیلئے نیک نمونہ بن سکو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۹ر دسمبر ۱۹۰۴ء میں استغفار اور لاحول پڑھنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"اگر تم کوئی طاقت اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہو تو صبر اور تحمل سے کام لو اور تنازع مت کرو۔ اگر چشم پوشی سے باہم کام لیا جاوے تو بہت کم نوبت فساد کی آتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ لوگ جسمانی بیماریوں کے لئے تو علاج اور دوا تلاش کرتے ہیں لیکن رُوح کی بیماری کا فکر کسی کو بھی نہیں ہے۔ اِس وقت مسلمانوں کی حالت کی مثال ایک جنم کے اندھے کی سی ہے کہ اس سے اگر بینائی کی خوبی اور لذت دریافت کی جائے تو وہ اُسے جانتا ہی نہیں ہے اور اِسی لئے اُس کے آگے بینائی کی قدر بھی نہیں کیونکہ اُس نے اس لذت کو پایا نہیں۔ پس اس وقت کے موجودہ مسلمان بھی اُس طاقت کی خوبی کو جو کہ قومی اتحاد اور وحدت سے پیدا ہوتی ہے نہیں پہچانتے.... اور اِسی لئے انہیں اس طرف توجہ بھی نہیں.... آجکل اگرچہ ریفارمیشن کے مدعی تو سینکڑوں ہیں لیکن وہ کیا ریفارمیشن کریں گے جبکہ خود ہی بغضوں اور کینوں میں گرفتار ہیں۔ دعویٰ تو ہے مگر سمجھ نہیں کہ یہ خدا کے ماموروں ہی کا کام ہے جو کر سکتا ہے۔

پس اے عزیزو اور دوستو اپنی کمزوری کے رفع کے لئے کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھو اور رب کے نام سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تمہاری ربوبیت یعنی پرورش کرے۔ تم کو مظفر و منصور کرے تا کہ تم آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیک نمونہ بن سکو وہ نہ ہو کہ خدانخواستہ لَعَنَتْ أُخْتَهَا کے مصداق (جب دوزخیوں کا ایک گروہ دوزخ میں داخل ہوگا تو جو اُس میں اوّل موجود ہوں گے وہ اُسے لعنت کریں گے کہ ہم نے تو کچھ نہ کیا تم ہی کرتے ... ... اس کا بچاؤ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ سچی اتباع کرو۔ اپنے استنباط اور اپنے اجتہاد جس سے تم نفس کے دھوکہ میں آجاتے ہو دُور کرو۔ آپس میں خوش معاملگی اور احسن سلوک برتو۔ رنج، بخل، حسد، کینہ سے بچو تا کہ خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق جو کہ اس نے اپنے مُرسل کی جماعت سے کیا ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا پورا ہو کر رہے مطلق انسان کی کوشش کامیابیاں حاصل نہیں ہوا کرتیں کیونکہ یہ سارے علل اسباب سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک سال کی جانکاہ محنت سے زمیندار خرمن جمع کرتا ہے مگر جیسے اتفاق کہتے ہیں اس سے آگ لگ کر سارے کا سارا خاک ہو جاتا ہے۔ اگر اسے کامل علم ہوتا اور کامل اسباب حفاظت پر وہ احاطہ کر سکتا تو کیوں یہ بربادی دیکھتا یہی حالت انسان کے اعمال کی ہے۔ اگرچہ وہ بڑے بڑے اعمال کرتا ہے لیکن ایک مخفی گند اندر ہوتا ہے جس سے وہ تمام برباد ہو جاتے ہیں۔ اُس کا علاج وہی ہے جو کہ ذکر کیا کہ دعا اور استغفار اور لاحول سے کام لو۔ پاک لوگوں کی صحبت میں رہو۔ اپنی اصلاح کی فکر میں مضطر کی طرح لگے رہو کہ مضطر ہونے پر خدا رحم کرتا ہے اور … کو قبول کرتا ہے۔ دوسرے کی تحقیر مت کرو کہ اس سے خدا بہت ناراض ہوتا ہے اور دوسرے کو حقیر جاننے والے لوگ نہیں مرتے جب تک کہ اس گند میں خود نہ مُبتلا ہوں جس کی وجہ سے دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۲۱۷، صفحہ ۲۱۸)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

"اسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانا ہمارا کام ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ ۱۳ر مئی ۱۹۴۷ء میں فرماتے ہیں کہ:-

"میں جماعت کو ایک نہایت اہم امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے یہ کوئی سوسائٹی نہیں کہ جو اپنے لئے کچھ اصول طے کر کے کام کو چلا رہی ہو اور انہی اصولوں کے اندر اپنے کاموں کو محدود رکھتی ہو بلکہ ہر نیک کام کرنا ہماری جماعت کا فرض ہے اور اسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہی میں نے تحریک جدید جاری کی جس کے تحت مختلف سکیمیں کام کر رہی ہیں ان سکیموں کو چلانے کے لئے جماعت کے لوگوں میں سے وقفِ زندگی کا مطالبہ کیا گیا۔ میرے مطالبہ پر جن لوگوں نے زندگیاں وقف کی ہیں ان میں سے بعض کو مبلغ بنایا گیا ہے بعض کو مدرس بنایا گیا ہے اور بعض کو دوسرے کاموں پر لگایا گیا ہے...... چنانچہ مختلف لوگوں کو مختلف کاموں پر لگا دیا گیا ہے اور لگایا جا رہا ہے...... اور کچھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے بھائیوں کی جگہ جا کر کام کریں۔" (الفضل ۱۴ر جون ۱۹۴۷ء)

احباب جماعت کو علم ہے کہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مرکزِ احمدیت میں جامعہ احمدیہ کے نام سے ادارہ قائم ہے جس میں ہر سال موسم گرما کی تعطیلات کے بعد داخلہ ہوتا ہے جس کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ گزارش ہے کہ جو احمدی والدین اپنے بچوں کو اس غرض کے لئے پیش کرنا چاہیں اور جو نوجوان خود اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتے ہیں دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

مقابلہ قیادت ہائے اضلاع کا نتیجہ

سال ۵۳-۱۳۵۲ ہش (۷۴-۱۹۷۳ء) میں کارکردگی کے لحاظ سے قیادت ہائے اضلاع خدام الاحمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی اوّل، مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور سوم قرار پائی ہے۔ نیز قیادت ضلع لاہور کو غیر معمولی مساعی پر خصوصی انعام کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز قیادت ضلع کراچی، تھرپارکر، لائلپور اور لاہور کے لئے مبارک کرے اور کارکردگی کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اداریہ

(بقیہ صفحہ ۲)

اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پر گرے ہوئے رہ گئے۔

اِن سب آیات سے ثابت ہے کہ نافرمان قوموں کا طرزِ عمل یکساں رہا ہے اور وہ طرزِ عمل میں یکسانیت کی وجہ سے یکساں انجام سے دوچار ہوتی رہی ہیں۔ جرائم و مظالم کی نوعیت مختلف ہوتی رہی اور عذاب کی شکلیں بھی بدلتی رہیں لیکن اصولی طور پر طرزِ عمل اور انجام یکساں ہی رہا۔ اسی لئے نافرمان قوموں کے طرزِ عمل سے بچتے ہوئے مومنوں کے لئے استغفار اور توبہ کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴